Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

The Analytic Study of Characterization and Feminine Psychology in the Short Stories of Dr. Rashida Qazi

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں کردار نگاری اور نسائی نفسیات کا تجزیاتی مطالعہ

[1]Saif -Ul- Qasim
MPhil Urdu, ISP Multan
Email: saifulqasim43@gmail.com

[2]Muhammad Ahmad Khan
MPhil Urdu Scholar, Ghazi University, Dera Ghazi Khan
Email: ahmadkhanlound7@gmail.com

[3] Dr. Ayaz Ahmad Rind
Department of Saraiki, Ghazi University, Dera Ghazi Khan
Email: ayazahmadayaz00@gmail.com

Abstract
This paper presents an analytical study of characterization and feminine psychology in the short stories of Dr. Rashida Qazi. In her collections, woman appears as the central figure— not only subjected to social and cultural oppression, but also navigating a complex inner world marked by psychological and emotional turbulence. Dr. Rashida Qazi meticulously portrays themes such as female existence, identity, deprivation, fear, loneliness, and rebellion. From the standpoint of narrative craft, her characters appear vivid, dynamic, and psychologically evolving, shaped not only by external circumstances but also by their internal vulnerabilities and desires. In depicting feminine psychology, Dr. Rashida Qazi presents female emotions, emotional conflicts, selfhood, and the idea of freedom on both symbolic and realistic planes. Her stories offer a profound portrayal of the psychological crisis faced by women in Pakistani society, where a woman is not merely a victim but emerges as a conscious agent of resistance, reflection, and self-assertion. Her creative practice not only contributes to the tradition of feminist literature but also opens a significant new chapter of psychological realism in Urdu fiction.

Keywords: Rashida Qazi, Characterization, Feminine Psychology, Female Identity, Existential Crisis, Socio-Cultural Oppression, Resistance, Freedom, Psychological Realism

تمہید:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

اردو افسانہ ہمیشہ سے انسانی تجربات، معاشرتی رویّوں اور نفسیاتی پیچیدگیوں کی ترجمانی کا اہم وسیلہ رہا ہے۔ خاص طور پر وہ تخلیقات جو عورت کے وجود، شناخت اور معاشرتی مقام کو موضوع بناتی ہیں، اردو ادب میں ایک نئی فکری جہت کی بنیاد رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی، جنوبی پنجاب کی معروف افسانہ نگار، اسی سلسلے کی اہم نمائندہ ہیں جنہوں نے اپنے افسانوں میں نسائی کرداروں کو نفسیاتی، سماجی اور فکری تناظر میں پیش کر کے اردو افسانے کو ایک نیا زاویہ عطا کیا۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی کا تعلق پنجاب کے جنوبی خطے، ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے ضلع راجن پور سے ہے۔ یہ خطہ جغرافیائی اور ثقافتی لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اسے پاکستان کے چاروں صوبوں کے سنگم کی حیثیت حاصل ہے۔ اس تنوع نے یہاں کی تہذیب، زبان، معاشرت اور طرزِ زندگی کو ایک مخصوص رنگ عطا کیا ہے۔ ایسے خطے میں ادبی شناخت پیدا کرنا اور اسے قومی سطح پر منوانا ایک اہم کارنامہ ہے، اور اس ضمن میں ڈاکٹر راشدہ قاضی کی خدمات بے حد قابل تعریف ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اس خطے کا ادبی تشخص نمایاں کیا بلکہ اپنی تحریروں کے ذریعے اسے فکری و ثقافتی سطح پر متعارف بھی کرایا۔ اپنے افسانوی فن میں ڈاکٹر راشدہ قاضی نے راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کی معاشرت، رسم و رواج، ثقافت، اخلاقیات اور نسائی رویّوں کی نہایت باریک بینی سے عکاسی کی ہے۔ ان کی کہانیوں میں اس خطے کی مخصوص سماجی ساخت، صدیوں سے قائم روایتیں، طبقاتی تقسیم، رشتوں کا انتشار اور انسانی نفسیات کے نت نئے زاویے نمایاں ملتے ہیں۔ خصوصاً عورت کی زندگی، اس کے جذبات، دکھ درد اور مسائل ان کے فن کا مرکزی موضوع ہے۔ چونکہ ڈاکٹر راشدہ قاضی خود اسی معاشرے کا حصہ رہی ہیں، اس لیے انہوں نے عورتوں کے حقیقی مسائل، بنیادی محرومیوں، گھریلو تشدد، طبقاتی تعصبات اور معاشرتی کج روی کو نہایت حقیقت پسندانہ انداز سے پیش کیا۔ ان کے افسانوں میں عورت محض مظلوم کردار نہیں بلکہ ایک ایسی انسانی اکائی ہے جو سماجی جبر کے باوجود اپنے وجود، شناخت اور آزادی کے لیے جدوجہد کرتی ہے۔ بقول ڈاکٹر انوار احمد:

"ڈاکٹر راشدہ قاضی نے اپنی کہانیوں میں عورت پر ہونے والے ظلم و ستم، جبر و استحصال اور معاشرتی ناہمواریوں کے نقوش نہایت واضح اور مؤثر انداز میں کھینچے ہیں۔"(1)

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں کا مرکزی دھارا عورت کے حقوق، اس کی ذات اور اس کے وقار کا بیانیہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوی کلام میں تانیثیت کا رنگ نہ صرف نمایاں ہے بلکہ اس نے ان کی تحریروں کو ایک منفرد شناخت بھی بخشی ہے۔ وہ عورت کے مسائل کو پیش کرنے میں محض جذباتیت کا سہارا نہیں لیتیں بلکہ معاشرتی حقائق، نفسیاتی گہرائی اور فکری جدلیت کو بنیاد بنا کر ایک مضبوط بیانیہ تشکیل دیتی ہیں۔ اس اعتبار سے وہ نہ صرف عورت کی نمائندہ آواز ہیں بلکہ ایک مزاحمتی ذہن بھی رکھتی ہیں جو سماجی ڈھانچے پر سوال اٹھانے سے نہیں ہچکچاتی۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

افسانہ نگاری کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر راشدہ قاضی نے تالیف، تدوین، تحقیق اور تنقید جیسے علمی میدانوں میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ان کی تحریریں سائنسی منطق، فکری گہرائی اور ادبی شعور کا امتزاج پیش کرتی ہیں۔انہوں نے نہ صرف ادب تخلیق کیا بلکہ اسے علمی بنیادوں پر پرکھنے اور ترتیب دینے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔ ان تمام خدمات کے پیشِ نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر راشدہ قاضی جنوبی پنجاب کے ادبی منظر نامے کی ایک اہم اور مؤثر آواز ہیں، جنہوں نے اپنے تخلیقی و تحقیقی کام سے نہ صرف اپنے خطے بلکہ مجموعی طور پر اردو ادب کی دنیا میں گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔

پہلا افسانوی مجموعہ:

راشدہ قاضی کا پہلا افسانوی مجموعہ "مجھے کیا برا تھا مرنا" فروری ۱۹۹۹ میں ملتان اور لاہور کے اسطور پبلیشر کے ذریعے شائع ہوا اس افسانے نے بہت شہرت پائی اور ادبی حلقوں میں ایک مقام حاصل کیا۔انہوں نے اس کتاب کا انتساب پنجاب کے جنوبی حصے کے مقبول ترین، نامور نقاد، اہل دانش اپنے استاد محترم جناب ڈاکٹر انوار احمد کے نام کیا۔

ڈاکٹر راشدہ قاضی اپنے پہلے افسانوی مجموعے کے بارے میں کہتی ہیں کہ:

"یہ اپنی ادبی زندگی میں جن لیجنڈ ہستیوں سے متاثر ہوئیں ان میں سعادت حسن منٹو جو افسانہ نگاری کی دنیا کا جانا پہچانا اور نامور نام ہے اور دوسرا قراۃ العین حیدر سے متاثر ہوئیں۔"(2)

ڈاکٹر راشدہ قاضی نے روز مرہ اور اپنے ماحول کے ارد گرد کے کرداروں کا انتخاب کیا اور ان کو افسانوی رنگ میں رنگ دیا۔یہی وجہ ہے کہ نوید نقوی نے ان کو عدالت بلوایا اور یہ عنوان اختیار کیا کہ انہوں ان کو اپنے افسانے میں گھسیٹا ہے۔شاید منٹو کے بعد پہلی مرتبہ کسی افسانہ نگار کو عدالت بلایا گیا۔یہ بھی ایک منٹو کی جھلک جوان میں ملتی ہے۔پھر انہوں نے اپنے وکیل شیخ سردار احمد کی مدد سے جوابی نوٹس دیا۔جس میں انہوں لکھا کہ جہاں تک آپ کے ناموں کا ذکر ہے تو آپ کو غلط فہمی محسوس ہو رہی حالانکہ یہ سب نام فرضی ہیں۔اور اگر کہوں تو میرے پاس منٹو اور عصمت چغتائی کی طرح ثبوت ہیں پڑے، میں عدالت کا سامنا کرنے کو تیار ہوں۔ اس کے بعد نوید نقوی اپنا کیس عدالت سے واپس اٹھا لیا۔انہوں یہ بھی کہا کہ میرے افسانے کے تمام کردار فرضیہ ہیں اگر یہ تمام کردار آپ کے خاندان کے ساتھ میل رکھتے ہیں تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔

دوسرا افسانوی مجموعہ:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

راشدہ قاضی کا ایسے پسماندہ علاقے سے تعلق ہے جہاں انسانی حقوق کی پامالی کی جاتی ہے۔ سرداروں، وڈیروں اور خانوں کا اپنا رائج کردہ نظام ہے۔ غریب عوام کی حرمت کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہاں کی خواتین کے ساتھ ہونے والا سلوک ناقابل بیان ہے۔ اس علاقے میں بلوچ قبائلی نظام رائج ہے۔ جس کے مثبت پہلو کم اور منفی پہلو زیادہ ہیں جن میں اکثر اوقات کسی کہ خوشنودی حاصل کرنے کے لیے انصاف کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس علاقے میں زیادہ لوگ سرائیکی اور بلوچی زبان بولتے ہیں۔ اس کے گردونواح میں جو لوگ رہتے ہیں ان کا عقیدہ شاہی نظام سے مماثلت رکھتا ہے۔ یہاں پر صرف امیر، دولت مند خان یا سردار کی اہمیت ہے۔ یہاں کے باشندوں میں شعور کی کمی ہے جس وجہ یہ لوگ ان پر مسلط ہیں۔ ان تمام بے رخیوں اور جبر کا ذکر ڈاکٹر راشدہ قاضی نے اپنے افسانوں میں پیش کیا۔ اس کے علاوہ مستورات کی حالت زار پر ڈاکٹر راشدہ قاضی کافی پریشان دکھائی دیں اور اس کو موضوع سخن بنایا۔ اس لیے انہوں نے عورتوں پر ہونے والے مظالم کو برداشت نہ کیا اور اس کے خلاف ایک مضبوط آواز بن کر ابھریں اور ان کی ندا کو متعلقہ حلقوں میں سنا بھی گیا۔

ان کی قلم ان موضوعات پر بھی چل جن میں کم سن لڑکیوں کا نکاح، بچپن میں رشتے جوڑ دینا، سردار، شاہی اور جبری نظام کے خلاف آواز، تعلیم کا فقدان پنچایت کے ناحق فیصلے، غریب کی حق تلافی مار پیٹ، ظلم، ان پسند کے جرگے، اور غیرت کے نام پر عورتوں کا قتل عام وغیرہ شامل ہیں۔

ڈاکٹر راشدہ قاضی کا دوم افسانوی مجموعہ "پہلی سی محبت "سن ۲۰۱۲ء میں شائع ہوا، جسے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان کے شعبہ اردو نے اہلِ علم وادب کی نظر میں پیش کیا۔ اس مجموعے کے دیباچے میں خود ڈاکٹر راشدہ قاضی نے اسے اپنی دوسری معتبر تخلیقی کاوش قرار دیا۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی نے "پہلی سی محبت "کا انتساب عمر کی محبت، خالدہ باجی کی شفقت اور جاوید کی رفاقت کے نام کیا۔

دلبر حسین مولائی اس مجموعے کے متعلق رقم طراز ہیں:

"یہ کہانیاں وہ لوگ جو حاکمانہ مزاج کے مالک ہیں قطعاً پسند نہ کریں گے، کیونکہ ان میں انتقام کا تقاضا بھی ہے، برابر کے حقوق کا نعرہ بھی، چڑچڑاپن بھی اور انقلاب کی صدا بھی ہے۔ طنز کے گہرے بول بھی ہیں اور مرد حاکم معاشرے میں انصاف کی تلاش کے لیے دہائی بھی ہے۔"(3)

تیسرا افسانوی مجموعہ:

دوسرے افسانوی مجموعے کی اشاعت کے تقریباً دو سال بعد ڈاکٹر راشدہ قاضی نے اپنا تیسرا افسانوی مجموعہ 36 گھنٹے میں 15 منٹ "شائع کیا۔ یہ افسانوی مجموعہ ۲۰۱۴ء میں مثال پبلیشرز فیصل آباد نے شائع ہوا۔ دس افسانوں کا مجموعہ ہے۔ ہر افسانہ ایک نادر رنگ کے ساتھ موجود ہے۔ اس افسانوی مجموعے میں ڈاکٹر راشدو

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

قاضی نے اپنے پہلے افسانوی مجموعے جس کا نام "مجھے کیا برا تھا مرنا" کے افسانے بھی شامل کیے تھے۔اس طرح تیسرے افسانوی مجموعے 36 گھنٹے میں سے 15 منٹ "میں افسانوں کی تعداد انیس ہو گئی۔ واضح رہے کہ اس میں نئے دس افسانے شامل کر کے انہیں افسانوں کا مجموعہ بنایا گیا۔اس میں شامل چند مشہور افسانوں کے نام ذیل میں درج ہیں:

1۔ تیر استارہ میرے آسمان سے باہر۔
2۔36 گھنٹوں میں سے 15 منٹ۔
3۔ کنارے
4۔لاڈو
5۔مرد
6۔اپلائیڈ فار
7۔سوالیہ نشان
8۔من و تو
9۔فرشتہ

اب بات اگر اس افسانوی مجموعے کے انتساب کی کی جائے تو اس کا انتساب ڈاکٹر منیر احمد ریکٹر انڈس یونی ورسٹی کے نام ہے۔اس میں موجود افسانوں کے موضوعات کا ذکر کیا جائے تو ان میں عورت کی بے بسی کو موضوع بنایا گیا ہے۔ ہر وقت ہر دور میں حق تلافی کی گئی ہے۔ طاقت ور حلقوں نے ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی نے اپنے افسانوں میں عورت کا بے یار و مددگار، بے بس چہرہ دکھایا۔ متعلقہ لوگوں اور اداروں کو اس بارے میں باور کرایا کہ خواتین کا حق ان کو پہنچنا چاہیے۔ مختصر یہ کہ ڈاکٹر راشدہ قاضی نے معاشرتی گردو پیش دکھایا اور جو کچھ غلط صحیح محسوس کیا اس کو اپنی قلم کا حصہ بنایا اور اس کی تصحیح کا عکس بھی بیان کیا۔ جیسا کہ ایک ادیب یا ادیبہ معاشرے کا نبض شناس ہوتے ہیں بالکل ڈاکٹر راشدہ قاضی نے اپنی خدمت سے یہ بات سچ ثابت کر دکھائی۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی کے بارے میں ڈاکٹر نجیب حیدر رقم طراز ہیں کہ:

"راشدہ قاضی ایک بہت بڑی دانشورہ ہیں۔ان کی کہانیاں داجل میں کھیلتی ہوئی بچی کے معصوم خوابوں پر علم و دانش کے تیغ و نشتر چلانے کی داستان ہیں۔"(4)

چوتھا افسانوی مجموعہ:

ان کا چوتھا اور آخری افسانوی مجموعہ تیسرے افسانوی مجموعے کے تقریباً چھ سال بعد ۲۰۲۰ء میں "حرف و ہندسہ "کے نام سے شائع

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

ہوا۔اس افسانوی مجموعے کا نام ہی اس کی عظمت کا گواہ ہے۔اس افسانوی مجموعے کو زاہد بشیر پرنٹرز نے لاہور سے شائع کیا۔اس افسانوی مجموعے کا نام عمر کے نام کیا۔

اس مجموعے میں آٹھ افسانے ہیں۔

ان آٹھ افسانوں کے نام ذیل میں درج ہیں:

ا۔حرف وہندسہ

۲۔سایہ

3۔شہرزاد

4۔لاٹری

5۔سیٹی

6۔کاروبار

7۔بیوی،کتا،نوکر اور مور

8۔پرائی عورت

ان فسانوں کے کے جائزے کے بعد یہ رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ ایک پڑھی لکھی عورت اس معاشرے کو سمجھ اور سمجھا سکتی ہے۔وہ اس معاشرے کا سامنا کر سکتی ہے۔ایک ان پڑھ عورت کے لیے یہ معاشرہ کسی عذاب سے کم نہیں۔بقول ڈاکٹر انوار احمد:

"ڈاکٹر راشدہ قاضی عورتوں کے حقوق کا علم لیے پورے عزم کے ساتھ علمبردار ٹھہری ہیں۔یہ جانتی ہیں کہ ان کے حقوق کی نمائندگی کس طرح کی جائے۔اس افسانوی مجموعے میں خواتین کے عصر حاضر کے مسائل سے جان چھڑانے کی کوشش کی گئی ہے۔جس میں قید اور غیرت کے نام کی ناجائز زنجیر میں عورت کو جکڑا گیا ہے۔"(5)

کردار نگاری:فنی اور فکری جہات

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں کردار نگاری ایک اہم اور مرکزی پہلو ہے،جو ان کے افسانوی فن کو نمایاں کرتا ہے۔ان کے کردار حقیقت پسندانہ ہیں،یعنی یہ محض خیالی یا علامتی ہستیاں نہیں بلکہ زندگی کے حقیقی رنگ وروپ کی عکاسی کرتے ہیں۔بقول ڈاکٹر محمد سید علی:

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

ڈاکٹر راشدہ قاضی کا ہر کردار انسانی نفسیات، جذبات اور سماجی رویّوں کے متوازی ایک زندہ وجود کے طور پر سامنے آتا ہے، جس کی کیفیتیں، خواہشات اور کمزوریاں قاری کے لیے قابل فہم اور ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ان کے کردار صرف کہانی کے مکین یا پلاٹ کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ ایک مکمل انسانی وجود کی طرح پیش کیے جاتے ہیں، جو داخلی اور خارجی کشمکش سے گزرتے ہیں۔"(6)

داخلی کشمکش میں کردار اپنی ذاتی شناخت، خواہشات، خوف، جذباتی تضادات اور خودی کی تلاش کے ساتھ جدوجہد کرتا ہے، جبکہ خارجی کشمکش میں سماجی رکاوٹیں، رسم و رواج، معاشرتی جبر اور صنفی امتیاز کردار کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اہم تجربات اور پہلو

شناخت کی تلاش:

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوی کردار اکثر اپنی ذاتی اور معاشرتی شناخت کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔ یہ تلاش کردار کی نفسیاتی گہرائی کو نمایاں کرتی ہے اور قاری کو اس کے باطنی کشمکش سے آگاہ کرتی ہے۔ بسا اوقات کردار اس احساس کا اظہار کرتا ہے کہ:

"میں خود کو پہچاننے کی کوشش میں سب کچھ کھو بیٹھا ہوں"(7)

جو اس کے وجودی اضطراب کو ظاہر کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک کردار اپنے خاندان، معاشرت اور اپنی خودی کے درمیان توازن قائم کرنے کی جدوجہد کرتا ہے، اور اعتراف کرتا ہے کہ:

"میرے فیصلے میری مرضی سے زیادہ سماج کی توقعات کے اسیر ہیں"(8)

جس کا عکس اس کی زندگی کے فیصلوں اور جذباتی ردِ عمل میں واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔

جذباتی کمزوری:

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے کرداروں میں جذباتی کمزوری ایک نمایاں اور مستقل وصف ہے۔ وہ اپنے خوف، تنہائی، مایوسی اور محرومی کو نہایت سادگی اور نفسیاتی صداقت کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ایک کردار کی یہ کیفیت کہ:

"خاموشی میرا سب سے بڑا خوف بن چکی ہے"(9)

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

اس کی داخلی تنہائی کو شدت سے نمایاں کرتی ہے۔ یہی جذباتی کمزوری کردار کی انسانی حیثیت کو مضبوط بناتی ہے اور اس کے رویّوں کو قاری کے لیے قابل فہم اور قرینِ حقیقت بنا دیتی ہے۔

معاشرتی جبر:

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں معاشرتی جبر ایک طاقتور عنصر کے طور پر سامنے آتا ہے۔ کردار سماجی دباؤ، روایات، طبقاتی تفاوت اور صنفی امتیاز کے باعث خود کو محدود اور قید محسوس کرتے ہیں۔ ایک کردار کا یہ شکوہ کہ:

"یہ معاشرہ مجھے جینے نہیں، صرف نبھانے کی اجازت دیتا ہے"(10)

سماجی جبر کی شدت کو واضح کرتا ہے۔ رسم و رواج اور معاشرتی توقعات کردار کی آزادی اور خود مختاری کو سلب کر لیتی ہیں، جس کے نتیجے میں کہانی میں ایک فطری تناؤ پیدا ہوتا ہے اور کردار کی جدوجہد بھرپور انداز میں نمایاں ہو جاتی ہے۔

خود مختاری کی جدوجہد:

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوی کردار اپنی آزادی، خودی اور انفرادی شناخت کے حصول کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جدوجہد محض خارجی مزاحمت تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایک گہرا داخلی اور نفسیاتی عمل بن جاتی ہے، جہاں کردار اپنی ذات کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوی بیانیے میں یہ احساس بارہا ابھرتا ہے کہ:

"عورت کی خاموشی اس کی رضا نہیں، بلکہ مجبوری کی علامت ہوتی ہے، جو خود مختاری کی بنیادی فکری جہت کو واضح کرتا ہے۔"(11)

یہ جدوجہد کردار کے داخلی جذباتی تصادم میں بھی ظاہر ہوتی ہے، جہاں وہ خوف، عدمِ تحفظ اور سماجی دباؤ کے باوجود اپنی شناخت قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک افسانوی کردار کے احساسات میں یہ کیفیت نمایاں ہے کہ:

"میں نے جب اپنے لیے فیصلہ کرنا چاہا تو مجھے نافرمان کہہ دیا گیا، جو معاشرے میں فرد، بالخصوص عورت، کی خود مختاری کے خلاف موجود رویّوں کی نشاندہی کرتا ہے۔"(12)

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے کردار معاشرتی رکاوٹوں، روایت پرستی اور صنفی جبر کے سامنے محض مظلوم بن کر نہیں کھڑے ہوتے بلکہ تدریجی شعور کے ساتھ مزاحمت کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ان کے افسانوں میں یہ فکری نکتہ نمایاں ہے کہ :

"زندگی گزارنے کا حق مانگا نہیں جاتا، خود حاصل کیا جاتا ہے"(13)

یہی شعور اسے اپنے فیصلوں، وقار اور زندگی کے انتخاب میں فعال بناتا ہے۔اس تناظر میں ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں کردار نگاری محض فنی اظہار نہیں بلکہ ایک بامعنی فکری بیانیہ بن جاتی ہے۔یہ بیانیہ انسانی نفسیات، معاشرتی دباؤ اور نسائی تجربات کے ان گہرے پہلوؤں کو سامنے لاتا ہے جو عموماً دب جاتے ہیں۔ان کے افسانوی کردار قاری کو اس حقیقت سے روشناس کراتے ہیں کہ :

"خود مختاری کا سفر تنہائی سے شروع ہو کر شعور پر منتج ہوتا ہے"(14)

یوں ڈاکٹر راشدہ قاضی کی کردار نگاری اردو افسانے میں حقیقت پسندی، نفسیاتی عمیقیت اور فکری گہرائی کی ایک مضبوط مثال بن کر سامنے آتی ہے، جو قاری کو نہ صرف جذباتی سطح پر متاثر کرتی ہے بلکہ سماجی اور فکری شعور کو بھی مہمیز دیتی ہے۔

نسائی نفسیات: موضوعاتی استعارے

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں نسائی نفسیات کو ایک مرکزی موضوع کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جہاں عورت کو محض مظلوم یا پسے ہوئے فرد کے طور پر نہیں دکھایا گیا، بلکہ اس کی نفسیاتی پیچیدگیوں، داخلی اضطراب، جذباتی تضادات اور خودی کی تلاش کو بھی مؤثر انداز میں اجاگر کیا گیا ہے۔ان کے کردار زندگی کی حقیقت سے قریب، جذباتی طور پر حساس اور سماجی دباؤ کے اثرات سے بھرپور ہیں۔عورت کے جذبات اور رویّے افسانوی بیانیے میں متنوع اور معنی خیز ہیں، اور وہ قاری کو اندرونی دنیا کی گہرائیوں سے روشناس کراتی ہیں۔ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں عورت کے نفسیاتی تجربات کو باریک بینی اور حقیقت پسندی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ان کے کردار نہ صرف سماجی اور معاشرتی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں بلکہ اپنی داخلی دنیا میں بھی مختلف جذباتی اور نفسیاتی کشمکش سے گزرتے ہیں:

1۔ خوف

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں عورت کا خوف ایک گہرا اور پیچیدہ نفسیاتی عنصر ہے۔یہ خوف صرف جسمانی یا بیرونی خطرات تک محدود نہیں رہتا، بلکہ سماجی جبر، ثقافتی رویوں کے دباؤ، اور روایتی حدود کی وجہ سے پیدا ہونے والے نفسیاتی اضطراب کی نمائندگی بھی کرتا ہے۔مثال کے طور پر، ایک کردار اپنے خاندان یا معاشرتی

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

توقعات کی وجہ سے اپنے خواب اور خواہشات کو دبانے پر مجبور ہوتا ہے، جس سے اس کے اندرونی خوف اور ہچکچاہٹ میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ خوف کردار کی شخصیت کی نفسیاتی گہرائی کو واضح کرتا ہے اور قاری کو اس کے جذباتی تناؤ سے روشناس کراتا ہے۔

2۔ تنہائی

عورت کا احساس تنہائی ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں کا ایک باریک اور مؤثر عنصر ہے۔ یہ تنہائی صرف جسمانی علیحدگی یا معاشرتی جبر کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک داخلی، نفسیاتی کیفیت بھی ہے۔ کردار کی یہ تنہائی اس کی خود آگہی، ذاتی شناخت کی تلاش اور جذباتی کشمکش کی نمائندگی کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک عورت کردار اپنے جذبات، خواہشات اور محرومیوں کے ساتھ اکیلا محسوس کرتا ہے، جو اس کے نفسیاتی تناؤ اور کردار کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

3۔ محرومی

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں عورت اکثر ایسے معاشرتی یا خاندانی ماحول میں رہتی ہے جہاں اس کی خواہشات، حقوق اور خود مختاری محدود ہیں۔ یہ محرومی کئی سطحوں پر ظاہر ہوتی ہے:

- معاشرتی محرومی: رسم و رواج اور روایتی حدود کی وجہ سے کردار کی زندگی محدود ہو جاتی ہے۔
- اقتصادی محرومی: مالی یا پیشہ ورانہ آزادی کی کمی کردار کو معاشرتی اور نفسیاتی دباؤ میں مبتلا کرتی ہے۔
- جذباتی محرومی: محبت، حمایت یا ذاتی اطمینان کی کمی کردار کی نفسیاتی گہرائی اور تنہائی کو بڑھا دیتی ہے۔

یہ محرومی کردار کی جدوجہد اور نفسیاتی پیچیدگیوں کو مزید نمایاں کرتی ہے۔

4۔ بغاوت

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے کردار صرف مظلوم یا متحمل نہیں رہتے، بلکہ ان میں بغاوت کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ یہ بغاوت عورت کے اندرونی شعور، خود مختاری کی جدوجہد، اور سماجی نظام کے خلاف مزاحمت کے اظہار کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، افسانہ "روشنی کی تلاش" (قاضی، 2019) میں مرکزی کردار اپنی معاشرتی حدود کو توڑنے، اپنی شناخت قائم کرنے اور خودی کے سفر پر نکلنے کی جدوجہد کرتی ہے۔ اس جدوجہد میں عورت کا شعوری اور فعال کردار معاشرتی جبر کے خلاف ایک مزاحمتی بیانیہ قائم کرتا ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

خوف، تنہائی، محرومی اور بغاوت کے ذریعے ڈاکٹر راشدہ قاضی نے عورت کے نفسیاتی تجربات کو نہایت حقیقت پسندانہ اور فکری انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ عناصر نہ صرف کردار کی نفسیاتی گہرائی کو واضح کرتے ہیں بلکہ قاری کو معاشرتی، ثقافتی اور نفسیاتی حقائق سے بھی روشناس کراتے ہیں۔ اس طرح، ان کے افسانے اردو ادب میں نسائی نفسیات کی بہترین نمائندگی اور حقیقت نگاری کا ایک نادر اور اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سماجی و ثقافتی پس منظر

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں جنوبی پنجاب کے سماجی و ثقافتی پس منظر کو نہایت باریک بینی اور نفیس انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ خطہ اپنی مخصوص تہذیبی ساخت، روایتی رسم و رواج، طبقاتی تفریق اور صنفی امتیاز کی وجہ سے ایک پیچیدہ اور متنوع معاشرتی ماحول پیش کرتا ہے، جو عورت کے کردار اور نفسیاتی و فکری جہتوں پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے معاشرتی ماحول میں روایتی رسم و رواج، مذہبی و ثقافتی اقدار، اور نسلی و لسانی تنوع کی جھلک واضح ہے۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی نے ان عناصر کو نہایت حقیقت پسندانہ اور فنکارانہ انداز میں اپنی کہانیوں میں پیش کیا ہے۔ ان کے افسانوں میں عورت کے کردار اکثر انہی ثقافتی پابندیوں اور سماجی توقعات کے تناظر میں اپنی شناخت تلاش کرنے اور اپنی خودی کے حصول کی جدوجہد کرتے ہیں۔ مزید برآں، ان کے افسانوں میں طبقاتی فرق، غربت اور معاشرتی ناانصافیاں عورت کی زندگی کا ایک حقیقی اور اہم حصہ ہیں۔ ڈاکٹر قاضی نہ صرف عورت پر ہونے والے ظلم، دباؤ اور محرومی کو بیان کرتی ہیں بلکہ اس معاشرتی نظام پر بھی سوال اٹھاتی ہیں جو عورت کو کمزور، تابع اور غیر ضروری سمجھتا ہے۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں عورت محض مظلوم کے طور پر نہیں بلکہ ایک فعال، شعوری اور مزاحمتی کردار کے طور پر ابھرتی ہے۔ اس کی شخصیت میں تین اہم جہات نمایاں ہیں: ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانے نہ صرف عورت کی زندگی اور نفسیاتی جہتوں کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ معاشرتی و ثقافتی نظام پر بھی گہری بصیرت فراہم کرتے ہیں۔

- **احتجاج:** عورت سماجی جبر اور غیر منصفانہ رویّوں کے خلاف بغاوت اور مزاحمت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ یہ احتجاج کردار کی خودمختاری اور شعوری جدوجہد کا حصہ ہے۔
- **تجزیہ:** کردار نہ صرف اپنی ذاتی زندگی بلکہ معاشرتی اصولوں اور روایتی پابندیوں کا بھی تجزیہ کرتی ہے۔ اس تجزیے کے ذریعے وہ اپنے وجود اور حقوق کی پہچان کرتی ہے۔
- **خودآگہی:** عورت کی خودآگہی اور داخلی شعور اس کے فیصلوں، رویّوں اور معاشرتی موقف میں واضح نظر آتا ہے۔ یہ خودآگہی اسے ایک مضبوط فکری اور نفسیاتی وجود بناتی ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

سماجی اور ثقافتی پس منظر ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں نہ صرف کہانی کے تناظر کو مضبوط کرتا ہے بلکہ عورت کی نفسیاتی، فکری اور مزاحمتی خصوصیات کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ان کہانیوں کے ذریعے قاری کو یہ سمجھنے کا موقع ملتا ہے کہ عورت کے مسائل، جذبات اور جدوجہد کس طرح معاشرتی، ثقافتی اور صنفی نظام سے جڑے ہوئے ہیں۔ڈاکٹر راشدہ قاضی کی کہانیاں عورت کو ایک شعوری، فعال اور خود آگاہ شخصیت کے طور پر پیش کرتی ہیں، جو معاشرتی دباؤ کے باوجود اپنی شناخت اور آزادی کے لیے مسلسل جدوجہد کرتی ہے۔

اسلوب اور بیانیہ تکنیک

ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں کا اسلوب سادہ مگر بامعنی ہے، جو قاری کو کہانی کے مرکزی خیال اور کرداروں کے جذبات سے براہِ راست جوڑتا ہے۔ان کے بیانیہ میں الفاظ کا انتخاب، جملوں کی روانی اور معنویت قاری کے ذہن میں کردار اور ماحول کی واضح تصویر قائم کرتے ہیں۔اگرچہ زبان سادہ ہے، مگر اس کے اندر نفسیاتی اور فکری گہرائیاں چھپی ہوئی ہیں، جو کہانی کو علامتی اور حقیقت نگار دونوں سطحوں پر مؤثر بناتی ہیں۔ڈاکٹر قاضی اپنے افسانوں میں تمثیل کو وسیع پیمانے پر استعمال کرتی ہیں۔ہر کردار، واقعہ یا ماحول کسی بڑی فکری یا سماجی حقیقت کی نمائندگی کرتا ہے۔مثال کے طور پر، افسانہ "سایہ" میں مرکزی کردار کی داخلی کشمکش اور معاشرتی دباؤ عورت کے نفسیاتی سفر اور سماجی حدود کی تمثیل ہے۔ان کے افسانوں میں مکالمہ کرداروں کی نفسیاتی حالت، جذبات اور روابط کو مؤثر طریقے سے ظاہر کرتا ہے۔مکالمے نہ صرف پلاٹ کو آگے بڑھاتے ہیں بلکہ کردار کی شناخت، داخلی اضطراب اور سماجی حالات کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔مکالمے کے ذریعے قاری کردار کے اندرونی اور بیرونی تصادم سے براہِ راست متعارف ہوتا ہے۔ڈاکٹر راشدہ قاضی کی کہانیوں میں علامت کاری اہم کردار ادا کرتی ہے۔مختلف اشیاء، جگہیں، رنگ یا حرکات علامتی معنی رکھتی ہیں اور کردار کی نفسیاتی حالت، سماجی دباؤ یا فکری ارتقاء کو ظاہر کرتی ہیں۔مثال کے طور پر، روشنی یا سایہ کا استعمال عورت کی آزادی، خوف یا امید کی علامت کے طور پر سامنے آتا ہے۔ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں داخلی خود کلامی (Interior Monologue) کردار کی نفسیاتی پیچیدگیوں، جذباتی کشمکش اور شناخت کی تلاش کو قاری کے سامنے مؤثر انداز میں پیش کرتی ہے۔اس تکنیک کے ذریعے قاری کردار کے سوچنے، تجزیہ کرنے اور فیصلہ کرنے کے عمل میں شریک ہوتا ہے، جس سے کہانی کی حقیقت پسندی اور نفسیاتی گہرائی بڑھ جاتی ہے۔ڈاکٹر راشدہ قاضی کا بیانیہ نہ صرف سادہ اور بامعنی ہے بلکہ فنی اور نفسیاتی اعتبار سے بھی انتہائی مضبوط ہے۔تمثیل، مکالمہ، علامت اور داخلی خود کلامی کے مؤثر استعمال کے ذریعے وہ انسانی نفسیات، عورت کی آواز اور معاشرتی حقیقتوں کو ایک جامع اور مؤثر انداز میں پیش کرتی ہیں۔ان کی یہ بیانیہ تکنیک اردو افسانے میں جدید اور حقیقت نگارانہ روایت کی مضبوط نمائندگی کرتی ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

حوالہ جات:

1. انوار احمد، ڈاکٹر، ڈاکٹر راشدہ قاضی کے افسانوں میں نسائی شعور، مضمون، مشمولہ: ادبی جرنل (غیر مطبوعہ/مقالہ)، ملتان، ص32
2. راشدہ قاضی، ڈاکٹر، ٹیلی فونک انٹرویواز مقالہ نگار، ڈیرہ غازیخان: 20 جنوری 2025ء، بوقت 7 بجے شام۔
3. دلبر حسین مولائی، ٹیلی فونک انٹرویواز مقالہ نگار، ڈیرہ غازیخان: 20 جنوری 2025ء، بوقت 7 بجے شام۔
4. نجیب حیدر، ڈاکٹر، راشدہ قاضی: فکری و تخلیقی جہات، مضمون، ادبی مجلہ، لاہور، 2012ء، ص45
5. انوار احمد، ڈاکٹر، حرف وہندسہ پر تنقیدی نوٹ، زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور، 2020، ص43
6. محمد سید علی، ڈاکٹر، ٹیلی فونک انٹرویواز مقالہ نگار، ڈیرہ غازیخان: 20 جنوری 2025ء، بوقت 7 بجے شام۔
7. راشدہ قاضی، ڈاکٹر، افسانہ: کنارے، مشمولہ 36 : گھنٹوں میں سے 15 منٹ، مثال پبلشرز، فیصل آباد: 2014، ص76
8. راشدہ قاضی، ڈاکٹر، افسانہ: من وتو، مشمولہ 36 : گھنٹوں میں سے 15 منٹ، مثال پبلشرز، فیصل آباد، 2014، ص56
9. راشدہ قاضی، ڈاکٹر، افسانہ: کنارے، مشمولہ 36 : گھنٹوں میں سے 15 منٹ، مثال پبلشرز، فیصل آباد: 2014، ص87
10. ایضاً، ص102
11. محمد سید علی، ڈاکٹر، ٹیلی فونک انٹرویواز مقالہ نگار، ڈیرہ غازیخان: 20 جنوری 2025ء، بوقت 7 بجے شام۔
12. ایضاً
13. ایضاً
14. نجیب حیدر، ڈاکٹر، راشدہ قاضی: فکری و تخلیقی جہات، مضمون، ادبی مجلہ، لاہور، 2012ء، ص46
15. ایضاً، ص48

OPEN ACCESS

CC BY